143810 ـ خاوند كا بيوى كو كہنا: اگر تم ميرى اولاد كو نہيں چاہتى تو تمہيں طلاق ديتا ہوں

سوال

ميرا خاوند روزے سے تھا گھر ميں داخل ہوا تو وہ بہت غصہ ميں تھا اس نے اپنى طلاق شدہ پہلى بيوى سے بيٹى كے بارہ ميں دريافت كيا تو ميں كہا مجھے نہيں معلوم كہاں ہے، خاوند نے سمجھا كہ ميں نے اسے گھر سے نكال ديا ہے، اس نے قسم اٹھاتے ہوئے كہا:
اگر تم ميرى اولاد كو نہيں چاہتى تو تمہيں طلاق، يا پھر يہ كہا: ميں تمہيں طلاق دے دونگا، اس كے بعد ايك ماہ تك گھر چھوڑ ديا اور اپنى اولاد كے ساتھ واپس آيا تو ايك اور مشكل پيش آ گئى اس كا بيٹا گھر سے بھاگ گيا اور آٹھ ماہ تك نہ آيا، اس كے بعد اس نے اسے گھر لانا چاہا تو ميں نے انكار كر ديا كہ وہ اس گھر ميں نہ آئے.
يہ علم ميں رہے كہ وہ لڑكا نشہ آور اشياء استعمال كرتا تھا اور اسى طرح نئے نئے كام اور مشكلات پيدا كرتا، ميرے انكار كے بعد خاوند نے اب تك ايك ماہ ہوگيا ہے گھر چھوڑ ديا ہے سوال يہ ہے كہ: كيا اس كى پہلى كلام كے مطابق اس كے بيٹے كو اپنے ساتھ ركھنے سے انكار كرنے پر طلاق واقع ہو گئى ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

خاوند كا يہ كہنا: اگر تم ميرى اولاد كو نہيں چاہتى تو تمہيں طلاق "

اس كلام كا حكم مختلف ہوگا اور خاوند كا يہ كہنا كہ: اگر تم ميرى اولاد كو نہيں چاہتى تو ميں تمہيں طلاق دے دونگا " اس كا حكم اور ہوگا.

پہلى كلام ميں طلاق معلق ہے، اور اس ميں تفصيل پائى جاتى ہے وہ يہ كہ:

اگر خاوند كا ارادہ طلاق ہو تو آپ اس كى اولاد كو ركھنے سے انكار كرنے كى صورت ميں طلاق واقع ہو جائيگى، اور اگر اس نے اس كلام سے صرف آپ كو دھمكانا اور آپ كو انہيں ركھنے پر آمادہ كرنا مراد ليا تو آپ كا اس كى اولاد ركھنے سے انكار كرنے كى صورت ميں طلاق واقع نہيں ہوگى، بلكہ اسے قسم كا كفارہ ادا كرنا لازم آئيگا.

اور دوسرى كلام ميں كہ وہ آپ كو طلاق دے ديگا ميں وعيد اور دھمكى ہے اس سے اس وقت تك طلاق واقع نہيں ہو گى جب تك وہ آپ كو الفاظ كے ساتھ طلاق نہيں ديتا.

اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ شرعی عدالت یا پھر کسی ثقہ اہل علم سے رجوع کرے تا کہ وہ اس شخص کے الفاظ کی مراد کے بارہ میں معلومات حاصل کر کے حکم لگائے.

دوم:

بیوی کے لیے خاوند کے اس بیٹے کے ساتھ گھر میں رہنا ضروری اور لازم نہیں جس کو اپنے ساتھ گھر میں رکھنے سے بیوی کو یا پھر اس کی اولاد کو ضرر اور نقصان ہو.

الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ میں درج ہے:

" رہا مسئلہ بیوی اور خاوند کی دوسری بیوی کے بیٹے کو ایك ہی گھر میں اکٹھے رکھنے کا تو فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر دوسری بیوی کے بیٹے کو جو عمر میں اتنا بڑا ہو اور وہ جماع کو سمجھتا ہو تود وسری بیوی کے ساتھ ایك ہی گھر میں رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ بیوی کو اس کے ساتھ رکھنے میں بیوی کو ضرر اور نقصان ہے، یہ بیوی کا حق ہے جو وہ اپنی رضامندی سے ساقط کر سکتی ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ (25 / 110).

اور اگر خاوند کا بیٹا نشہ آور اشیاء استعمال کرتا ہے تو بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اور اپنی اولاد کو ضرر اور نقصان سے بچانے کے لیے اسے اپنے پاس نہ رکھے.

واللہ اعلم .